مناقبِ اہلِ بیتؑ

(مشہور کتاب اَلقَطرَۃُ مِن بِحَارِ مَنَاقِبِ النَّبِیِّ وَالعِترَۃِ کا ترجمہ)

حصہ اوّل

مؤلف

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہٗ

ادارہ منہاج الصّالحین لاہور

نام کتاب .... مناقب اہل بیتؑ حصہ اول

مولف .... آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم .... حجتہ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

اہتمام .... مولانا ریاض حسین جعفری (فاضل قم)

ناشر .... ادارہ منہاج الصالحین لاہور

پروف ریڈنگ .... مولانا آزاد حسین

ہدیہ .... 165 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین

الحمد مارکیٹ، فرسٹ فلور، دوکان نمبر 20
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 7225252

امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

ان للا الہ الاّ اللہ شروطاً وانّی وذرّیتی من شروطھا

''بے شک لا الہ الا اللہ کے لئے شرائط ہیں، میں اور میری اولاد ان شرائط میں سے ہیں'' (شرح غرر الحکم: ۲/۴۱۵ حدیث: ۳۴۷۹)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے بھی خود کو ایک حدیث میں توحید کی شرائط میں سے شمار کیا ہے۔ اس حدیث کو اسحاق بن راہویہ نے نقل کیا ہے:

حضرت رضا علیہ السلام مرو کے سفر کے دوران جب نیشا پور پہنچے اور شہر سے باہر جانے لگے تو محدثین نے حضرتؑ کے اردگرد اجتماع کیا اور عرض کیا:

اے رسول خداؐ کے بیٹے! آپؑ اس شہر سے جا رہے ہیں کیا ہمارے لئے کوئی حدیث ارشاد فرمائیں گے کہ ہم اس سے مستفید ہو سکیں؟

امام علیہ السلام کجاوہ میں فروکش تھے اپنا سر مبارک باہر نکالا اور فرمایا:

میں نے اپنے باپ حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے سنا ہے انہوں نے اپنے باپ امام صادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے باپ باقر علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے باپ امام سجاد علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے باپ امام حسین علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے باپ امیر المومنینؑ سے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے حضرت جبرائیلؑ سے اور انہوں نے ذات پروردگار سے سنا ہے:

لا الہ الاّ اللہ حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی

کلمہ لا الہ الا اللہ میرا مضبوط قلعہ ہے، پس جو کوئی بھی میرے اس قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے محفوظ و مامون ہو گیا''

جونہی حضرتؑ کی سواری ذرا آگے بڑھی تو آپؑ نے با آواز بلند فرمایا:

بشروطھا وانا من شروطھا

''البتہ اس کی کچھ شرائط ہیں اور میں اس کی شرائط میں سے ہوں''

(التوحید: صفحہ ۲۵: حدیث ۲۳ بشارۃ المصطفیٰ: صفحہ نمبر ۲۶۹)

اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام امور الٰہی اہل بیت علیہم السلام کی طرف وحی کیئے گئے ہیں اور ان کے وسیلہ سے مخلوق تک پہنچتے ہیں۔

ہم امام حسین علیہ السلام کی زیارت میں عرض کرتے ہیں:

ارادۃ الربّ فی مقادیر اُمورہ تھبط الیکم وتصدر من بیوتکم

"خدا کا ارادہ اس کے امور کے مقدرات میں آپ کی طرف آتا ہے اور آپ کے مبارک گھروں سے باہر جاتا ہے" (بحار الانوار: ۱۰۱/۱۳۵)

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان پاک ہستیوں کے دل خدا کی مشیتوں کا ٹھکانا ہے۔ جب خدا کسی چیز کو چاہتا ہے تو یہ چاہتے ہیں اور ان کی خاطر خدا اپنے بندوں کے گناہ معاف کر دیتا ہے بلائیں دور کرتا ہے اور ان پر اپنی رحمتوں کا نزول کرتا ہے۔

محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

ان للہ عزّوجلّ خلقاً من رحمتہ ، خلقھم من نورہ ورحمتہ من رحمتہ لرحمتہ فھم عین اللہ الناظرۃ و اذنہ السامعۃ ولسانہ الناطق فی خلقہ باذنہ واُمناؤہ علی ما انزل من عذر او نذر اوحجۃ فبھم یمحوالسیات وبھم یدفع الضیم وبھم ینزل الرحمۃ وبھم یحیی میتا وبھم یمیت حیًّا وبھم یبتلی خلقہ وبھم یقضی فی خلقہ قضیتہ

"اللہ رب العزت نے مخلوق کو اپنے نور اور رحمت سے خلق کیا ہے' تا کہ اس کی رحمت کو ظاہر کریں، وہ خدا کی دیکھتی ہوئی آنکھیں' سنتے ہوئے کان اور لوگوں کے درمیان بولتی ہوئی زبان ہے۔ وہ اس کے امین ہیں، اس پر جو اس کی طرف سے ان پر عذر' ڈر اور دلیل نازل ہوئی ہے ان کی خاطر اپنے بندوں کے گناہ معاف کرتا ہے، ظلم کو دور کرتا ہے اور اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔ ان کی وجہ سے مردوں کو زندہ کرتا ہے اور زندوں کو مارتا ہے اور انہیں کے وسیلہ سے اپنی مخلوق کا

امتحان لیتا ہے۔ اور اپنے امور کو جاری کرتا ہے۔"

راوی نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں وہ کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اوصیاء (التوحید: صفحہ ۱۶۷، حدیث نمبر۱)

کیا ہمارے اماموں کے سوا کوئی اور اوصیاء ہیں جن کے بارے میں رسول خداؐ نے حکم فرمایا ہے کہ ان کی معرفت حاصل کریں؟ اور جو کوئی بھی مرگیا اور اپنے امام کو نہ پہچانا تو اس کی موت حالت کفر کی موت ہے۔ اور انکار کی موت ہے اور بہت سی حدیثوں میں فرمایا ہے:

من مات وهو لا يعرف امامه مات ميتة الجاهلية

''جو کوئی مرگیا اور اپنے امام کی معرفت نہ کی تو وہ جاہلیت کی موت مرا''

(بحارالانوار: ج ۲۳/ص ۷۶، الاحقاق: ج ۱۳/ص ۸۶)

علامہ امینی رضوان اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ ایک ایسی روشن حقیقت ہے جو صحاح ستہ اور اہل سنت کی مستند کتابوں میں موجود ہے کہ جسے قبول کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ اور کسی کا اسلام مکمل ہی نہیں ہوتا تاوقتیکہ اپنے آپ کو اس حقیقت کے مطابق نہ ڈھال لے۔ اس ضمن میں دو اشخاص آپس میں اختلاف نہیں رکھتے اور کسی نے بھی اس کے متعلق شک نہیں کیا۔ اور یہ تعبیر اس چیز کی طرف اشارہ ہے کہ جو کوئی بھی امام کی معرفت کے بغیر مرگیا اس کی عاقبت بد ہوگئی، اور وہ ہر قسم کی سعادت، خوش بختی اور کامیابی سے دور ہوگا' کیونکہ جاہلیت کی موت، موت کی بدترین قسم ہے۔ (الغدیر: ج ۱/ص ۳۶۰)

پس اس دلیل کو امام باقرؑ کی روایت سے فضیل نے نقل کیا ہے۔ آنحضرتؑ نے ان لوگوں کی طرف دیکھا جو کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور فرمایا:

جاہلیت کے زمانے میں بھی اس طرح طواف کرتے تھے۔ البتہ لوگوں پر واجب ہے کہ خانہ کعبہ کا طواف کریں۔ پھر حضرتؑ نے ہماری طرف رخ انور کیا اور اپنی محبت و ولایت کا ہماری نسبت اظہار کیا اور اپنی نصرت و مدد کو ہمارے سامنے پیش کیا۔ اس کے بعد اس آیہ شریفہ کی تلاوت فرمائی: